روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 6 جون 2002ء 24 ربیع الاول 1423 ہجری 6 احسان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 125

عمل صالح

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کونسا عمل اللہ کے نزدیک سب سے افضل ہے۔ فرمایا وقت مقررہ پر نماز کی ادائیگی پھر میرے پوچھنے پر فرمایا اس کے بعد والدین سے حسن سلوک اور پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب فضل الصلوۃ لوقتہا حدیث نمبر 496)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ نے ایک دعا سکھلائی ہے کہ (-) (الفاتحہ 6`7) یعنی اے خدا کہ تو رب العالمین۔ رحمٰن۔ رحیم اور مالک یوم الدین ہے ہمیں وہ راہ دکھا جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرا بے انتہا فضل ہوا اور تیرے بڑے بڑے انعام اکرام ہوئے۔ مومن کو چاہئے کہ ان چار صفات والے خدا کا صرف زبانی اقرار ہی نہ کرے بلکہ اپنی ایسی حالت بناوے جس سے معلوم ہو کہ وہ صرف خدا کو ہی اپنا رب جانتا ہے۔ زید عمرو کو نہیں جانتا اور اس بات پر یقین رکھے کہ درحقیقت خدا ہی ایسا ہے جو عملوں کی جزا سزا دیتا ہے اور پوشیدہ سے پوشیدہ اور نہاں در نہاں گناہوں کو جانتا ہے۔

یاد رکھو کہ صرف زبانی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ جو شخص حقیقی طور پر خدا کو ہی اپنا رب اور مالک یوم الدین سمجھتا ہے ممکن ہی نہیں کہ وہ چوری، بدکاری، قمار بازی یا دیگر افعال شنیعہ کا مرتکب ہو سکے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ سب چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں اور ان پر عملدر آمد کرنا خدا تعالیٰ کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔ غرض انسان جب تک عملی طور پر ثابت نہ کر دیوے کہ وہ حقیقت میں خدا پر سچا اور پکا ایمان رکھتا ہے تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہیں ہو سکتے جو مقربوں کو ملا کرتے ہیں۔ وہ فیوض جو مقربان الٰہی اور اہل اللہ پر ہوتے ہیں وہ صرف اسی واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی ایمانی اور عملی حالتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہیں اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے۔

سمجھنا چاہئے کہ (دین) صرف اتنی بات کا ہی نام نہیں ہے کہ انسان زبانی طور پر ورد وظائف اور ذکر اذکار کرتا رہے بلکہ عملی طور پر اپنے آپ کو اس حد تک پہنچانا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید اور نصرت شامل حال ہونے لگے اور انعام و اکرام وارد ہوں۔ جس قدر انبیاء اولیاء گزرے ہیں ان کی عملی حالتیں نہایت پاک صاف تھیں اور ان کی راستبازی اور دیانتداری اعلیٰ پایہ کی تھی اور یہی نہیں کہ جیسے یہ لوگ احکام الٰہی بجا لاتے ہیں اور روزے رکھتے اور زکوٰتیں ادا کرتے ہیں۔ اور نمازوں میں رکوع سجود کرتے اور سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے تھے اور احکام الٰہی بجا لاتے تھے بلکہ ان کی نظر میں تو سب کچھ مردہ معلوم ہوتا تھا اور ان کے وجودوں پر ایک قسم کی موت طاری ہو گئی تھی۔ ان کی آنکھوں کے سامنے تو ایک خدا کا وجود ہی رہ گیا تھا۔ اسی کو وہ اپنا کارساز اور حقیقی رب یقین کرتے تھے۔ اسی سے ان کا حقیقی تعلق تھا اور اسی کے عشق میں وہ ہر وقت محو اور گداز رہتے تھے۔

(ملفوظات جلد پنجم)

پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ بیلجیئم منعقدہ 3 مئی 1998ء بمقام بیت السلام برسلز بیلجیئم میں اختتامی خطاب میں فرمایا:-

''آخری بات پھر یہی ہے کہ براہ راست مجھ سے سنا کریں، وہ لوگ جن کو خدا نے توفیق بخشی ہے ان کو چاہئے کہ انٹینا لگائیں اور براہ راست خطبہ جہاں سے بھی ہو رہا ہو اس کو سنیں اس سے ان کے دلوں میں بہت پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی امر واقعہ یہ ہے کہ اگرچہ بہت سے علماء بہت اچھی اچھی دل لبھانے والی اثر انگیز تقریریں کرتے ہیں مگر جماعت احمدیہ کے کان میری باتیں سننے کے عادی ہو گئے ہیں اور جس طرح وہ میری باتوں پر لبیک کہتے ہیں کسی اور عالم کی بات پر لبیک نہیں کہتے، اس لئے میں آپ کو نصیحت کر رہا ہوں یہ نہیں کہ میں اپنی باتوں کو اہم سمجھتا ہوں،

باقی صفحہ 8 پر

دعا کی خصوصی درخواست

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی اطلاع دیتے ہیں کہ:-

جیسا کہ احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کو چند روز قبل ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ تازہ اطلاع یہ ہے کہ وہ ابھی تک انتہائی نگہداشت کے وارڈ (I.C.U) میں ہی داخل ہیں۔ تاہم طبیعت کچھ بہتری کی طرف مائل ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے حضرت صاحبزادہ صاحب کی کامل صحت کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1885ء

مارچ — ایک اشتہار کے ذریعہ حضرت مسیح موعود نے مجددیت کے دعویٰ کا عام اعلان فرمایا اور نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی۔ یہ اشتہار 20 ہزار کی تعداد میں اردو اور انگریزی میں شائع کیا گیا اور ایشیا، یورپ اور امریکہ کے تمام بڑے بڑے مذہبی لیڈروں اور سیاسی مدبروں اور دانشوروں کو بھیجا گیا۔ اس زمانہ کی کوئی نامور اور معزز شخصیت ایسی نہ تھی جس کو یہ آواز نہ پہنچائی گئی ہو۔

—— — اشتہار پڑھ کر حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی جو ریاست جموں کے شاہی طبیب تھے حضور سے پہلی ملاقات کے لئے قادیان حاضر ہوئے۔

—— — منشی اندرمن مرادآبادی کا آپ سے مقابلہ کرنے کا اعلان اور پھر فرار۔

—— — پنڈت لیکھرام کی مقابلہ پر آمادگی، 19 نومبر کو قادیان آیا، دو ماہ رہا اور شرارتیں اور سازشیں کرکے فرار ہو گیا۔

—— — گوالیار کے عیسائی پادری سوفٹ کا مقابلہ سے کئی بہانے کرکے گریز۔

10 جولائی — حضور کے کپڑوں پر سرخی کے چھینٹے پڑنے کا نشان ظاہر ہوا۔ (بمطابق 27 رمضان 1302ھ)

اگست — قادیان کے 10 ہندوؤں نے حضرت مسیح موعود سے نشان نمائی کی درخواست کی۔ چنانچہ آپ کو بتایا گیا کہ آپ کے اشد مخالف مرزا امام الدین اور نظام الدین 31 ماہ تک ایک بڑی مصیبت میں مبتلا ہوں گے۔ اس کے مطابق فروری 1888ء میں نظام الدین کی بیٹی اور امام الدین کی بھتیجی ایک چھوٹا بچہ چھوڑ کر فوت ہوگئی۔ اس کے علاوہ حضور نے مصلح موعود کے متعلق بھی پیشگوئی کی۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

19 ستمبر — حج کے موقع پر میدان عرفات میں حضرت مسیح موعود کی تحریر فرمودہ دعا حضرت صوفی احمد جان صاحب نے مع مریدین پڑھی۔ یہی دعا بیت اللہ اور دیگر مقدس مقامات پر بھی کی گئی۔

28 نومبر — ستارے ٹوٹنے کا آسمانی نشان ظاہر ہوا۔

2 دسمبر — حضرت صوفی احمد جان صاحب کی وفات۔ تعزیت کیلئے حضرت مسیح موعود لدھیانہ میں ان کے گھر تشریف لے گئے۔ قادیان میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھی گئی۔

تفرق

—— — اس سال مولوی ثناء اللہ امرتسری 17،18 سال کی عمر میں حضور کی ملاقات کے لئے بٹالہ سے پاپیادہ تنہا قادیان آئے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 7/ جون 2002ء

12-40 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	عربی سروس
2-40 a.m	مجلس سوال وجواب
3-40 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
4-25 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
5-25 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
6-05 a.m	تلاوت-درس حدیث-خبریں
7-00 a.m	یسرنا القرآن
7-30 a.m	مجلس عرفان (4-8-2000)
8-30 a.m	علمی خطابات (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک تقریر)
9-10 a.m	ڈاکومنٹری
10-20 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے کے پروگرام
10-50 a.m	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 79
11-55 p.m	تلاوت-خبریں
12-25 p.m	لقاء مع العرب
1-30 p.m	سرائیکی سروس (سیرت النبیؐ)
2-40 p.m	مجلس عرفان-(ریکارڈنگ)
3-45 p.m	تعارف-مجیب الرحمان ایڈووکیٹ
4-10 p.m	انڈونیشین سروس
5-15 p.m	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک تقریر
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (براہ راست)
7-05 p.m	تلاوت-درس ملفوظات-خبریں
8-00 p.m	بنگالی احباب کے ساتھ ملاقات 28-5-2002
9-05 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
10-05 p.m	یسرنا القرآن
10-30 p.m	فرانسیسی سروس (مختلف پروگرام)
11-30 p.m	جرمن سروس (مختلف پروگرام)
10-05 p.m	چلڈرنز کارنر

ہفتہ 8/ جون 2002ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	عربی سروس
2-15 a.m	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک تقریر
3-10 a.m	مجلس عرفان
3-45 a.m	خطبہ جمعہ (7-6-2002)
4-40 a.m	درس حدیث
4-55 a.m	ہومیوپیتھی کلاس نمبر 79
6-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
7-00 a.m	یسرنا القرآن
7-25 a.m	مجلس سوال وجواب (8-12-96)
8-30 a.m	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک تقریر
9-15 a.m	اردو کلاس نمبر 415
10-30 a.m	فرانسیسی پروگرام
11-00 a.m	جرمن خواتین سے ملاقات (29-5-2002)
12-05 p.m	تلاوت-خبریں
12-30 p.m	لقاء مع العرب
1-35 p.m	فرانسیسی پروگرام
2-30 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
4-20 p.m	انڈونیشین سروس
5-15 p.m	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تقریر
6-05 p.m	تلاوت-درس حدیث-خبریں
6-50 p.m	اردو کلاس نمبر 415
8-05 p.m	بنگالی پروگرام
9-05 p.m	چلڈرن کلاس (8-6-2002)
10-10 p.m	فرانسیسی سروس
11-00 p.m	جرمن سروس

اتوار 9/ جون 2002ء

12-05 a.m	لقاء مع العرب نمبر 120
1-10 a.m	عربی سروس
2-15 a.m	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تقریر
2-40 a.m	مجلس سوال وجواب
3-55 a.m	چلڈرنز کلاس
4-55 a.m	جرمن خواتین سے ملاقات (29-5-2002)
6-05 a.m	تلاوت-سیرت النبیؐ-خبریں
7-00 a.m	چلڈرنز کلاس
7-30 a.m	مجلس سوال وجواب (اردو)
8-30 a.m	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک تقریر
9-20 a.m	فرانسیسی سروس
10-20 a.m	اردو اسباق
10-55 a.m	لجنہ کی حضور سے ملاقات
12-00 p.m	تلاوت-خبریں
12-35 p.m	لقاء مع العرب نمبر 128
1-40 p.m	سپینش سروس
2-50 p.m	مشاعرہ (برکات خلافت) حصہ سوئم
3-30 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
3-45 p.m	تحریک احمدیت
4-10 p.m	کوئز پروگرام
5-15 p.m	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک تقریر
6-05 p.m	تلاوت-سیرت النبیؐ-خبریں
7-00 p.m	مجلس عرفان (4-8-2000)
8-00 p.m	بنگالی پروگرام
9-05 p.m	لجنہ کی حضور سے ملاقات
10-05 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ 7-6-02)
11-05 p.m	جرمن سروس

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی کچھ حسین یادیں اور تاریخی ملاقاتیں

زندہ و جاوید شخصیت، نورانی وجود، معمور الاوقات زندگی، حضور کی رہنمائی اور دعائیں

محترم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

انتہائی نورانی وجود

اس عاجز کو بچپن میں کئی بار اپنے والد محترم (میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل) کے ہمراہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کے دور خلافت میں جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کا موقع ملا۔ اس عاجز کو اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر اکثر حضرت مصلح موعود کے افتتاحی خطاب کے بعد ہوتی تھی۔ خدا شاہد ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کا چہرہ بہت نورانی تھا۔ 1960ء میں یہ عاجز گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ ضلع سرگودھا سے میٹرک کر کے ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) کرنے کیلئے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخل ہوا۔ حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب اس کالج کے پرنسپل تھے۔ کالج کی حدود میں متعدد بار آپ کی زیارت ہوئی اور اس عاجز کا یہی خیال ہے کہ خلیفہ وقت کے بعد آپ ہی کا چہرہ سب سے نورانی ہوا کرتا تھا اور بعض مجلسوں میں دبی زبان میں اس بات کا تذکرہ بھی ہوتا تھا۔

عشق الٰہی وسّے منہ پر

خلیفہ بننے کے بعد بھی چہرہ سب سے زیادہ نورانی اور پرکشش اور جاذب نظر بن گیا تھی کہ بعض غیر ملکی مصور مغربی ممالک کے دوروں پر آپ کی تصویر Sketch کرتے ہوئے پائے گئے۔ اور اپنوں اور غیروں نے آپ کے جاذب النظر انتہائی خوبصورت نورانی چہرے کا برملا اظہار کیا۔

1993ء کی بات ہے خاکسار کی سب سے بڑی بچی لاہور میں ایم اے انگلش کر رہی تھی۔ خاکسار اپنی اہلیہ سمیت بچی کو ملنے لاہور گیا۔ وہاں اتفاقاً مشہور جرنلسٹ سلطان الف حسین صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے بتایا کہ جب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل ٹی آئی کالج لاہور تھے حضور کو 1950ء میں پنجاب بیڈ منٹن ایسوسی ایشن کا صدر بنایا گیا اور وہ اس ایسوسی ایشن کے سیکرٹری تھے وہ کہنے لگے کہ صاحبزادہ صاحب بہت خوش اخلاق پڑھے لکھے، قابل، آکسفورڈ کے گریجویٹ ہونے کے باوجود طبیعت میں بہت سادگی تھی۔ بڑی قدر کرنے والے عزت دینے والے وجود تھے لیکن ان کا نورانی چہرہ ان کی شخصیت کا سب سے روشن پہلو تھا۔

فرسٹ ائیر کے طلباء کو

ویلکم ایڈریس

خاکسار جب تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ستمبر 1960ء میں فرسٹ ائیر میں داخل ہوا تو ایک دن اعلان ہوا کہ فرسٹ ائیر کے (اور باقی کلاسوں کے طلباء) یونین ہال میں جمع ہو جائیں۔ کالج کے پرنسپل صاحب Welcom Address فرمائیں گے۔

جہاں تک اس عاجز کو یاد ہے حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا خطاب نہایت سادہ تھا۔ مصنوعی الفاظ یا بناوٹی فقروں سے مبرا لیکن دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا روشنی کا مینار تھا آپ نے طلباء کو تعلیم کے دوران تین چار امور کے بارہ میں نصیحت فرمائی۔ محنت، دعا، حسد نہ کرنا (جسے عام زبان میں Student Jealousy بھی کہتے ہیں) غالباً صحت کے بارے میں بھی فرمایا تھا۔ نیز فرمایا کہ حسد کرنے سے حافظہ کمزور ہوتا ہے اور اپنے بعض آکسفورڈ یونیورسٹی میں طالب علمی کے زمانے کے واقعات سنائے۔ کہ کس طرح حسد کرنے والے طلباء اور بعض متعصب اساتذہ نے آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی لیکن دعا اور محنت اور حسد نہ کرنے کے صلہ میں آپ نے بعض مضامین میں امتیازی پوزیشن حاصل کی۔ ایسی نصائح وہی شخص کر سکتا ہے جس کا دل ہر قسم کے منفی خیالات سے صاف ہو اور جو صفات حسنہ کو اپنائے ہوئے ہو اور یہی کیفیت آپ کی تھی۔

معمور الاوقات زندگی

خلافت کے عظیم منصب پر فائز ہونے سے پہلے بھی آپ بہت معمور الاوقات رہتے تھے کئی بار اس عاجز نے مشاہدہ کیا کہ بھرپور زندگی میں رواں دواں ہیں۔ جمعہ کی نماز اس وقت بیت مبارک میں ہوتی تھی۔ عموماً مولانا جلال الدین شمس صاحب جمعہ پڑھایا کرتے تھے کیونکہ حضرت مصلح موعود صاحب فراش تھے۔ آپ کالج کی کوٹھی سے مع اہل و عیال قصر خلافت تشریف لاتے حضرت مصلح موعود کے پاس ٹھہرتے اور جمعہ کے لئے بعض اوقات آخری لحات میں پہنچتے اور اپنے بچوں اور چند ساتھیوں سمیت بیت المبارک کے باہر شمالی جانب ہی کھیس اور چادریں وغیرہ بچھا کر نماز جمعہ ادا کر لیتے۔

جیسا کہ اکثر لوگوں کو علم ہے اس وقت آپ بیک وقت کئی جماعتی ذمہ داریاں ادا کر رہے تھے اور بہت ہی معمور الاوقات رہتے۔ خلافت کے بعد تو حضور کا ایک ایک لحہ سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف ہو گیا۔ راتوں کو جماعت اور بنی نوع انسان کے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتے تھے اور خلافت کی اہم ذمہ داریاں ادا کرنے میں دن اور رات ایک کیا ہوا تھا۔

جلسہ سیرت النبیؐ

خاکسار جب 62-1960ء میں ربوہ کالج میں زیر تعلیم تھا تو ایک روز بعد نماز مغرب بیت ناصر غلہ منڈی میں جلسہ سیرت النبیؐ میں شامل ہونے کا اتفاق ہوا۔ مقررین میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی تھے۔ آپ نے نہایت سادہ اور غیر مصنوعی الفاظ میں وللاخرة خير لک من الاولى کے حوالے سے وضاحت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی مقام ہر اگلے لحہ بلند ہوتا چلا جا رہا ہے اور اسی طرح آپ کی اتباع میں ہر مومن کا بھی۔ سامنے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور نے فرمایا۔ مثلاً مولوی راجیکی صاحب ہیں اگرچہ اب ضعیف ہو چلے ہیں لیکن ان کا روحانی مرتبہ بھی ہر لحہ بلند ہو رہا ہے۔ باقی سب تقاریر میں زیادہ تر سنائے واقعات تھے لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر بالکل Original تھی اور یوں لگتا تھا سب کچھ اوپر آسمان سے آ رہا ہے۔

اساتذہ اور طلباء کا میچ

ایک بار ٹی آئی کالج ربوہ میں طلباء اور اساتذہ کا والی بال کا میچ ہوا۔ حضور خود اساتذہ کی طرف سے کیپٹن تھے اور بعض ایسے اساتذہ بھی کھیل میں شامل ہوئے جو کھیل کے میدان میں پہلی مرتبہ دیکھے گئے ہوں اس میچ کو دیکھ کر سبھی بہت محظوظ ہوئے۔ کھیل کے دوران ایک پروفیسر صاحب کے دبلے پتلے جسم کی طرف اشارہ کر کے حضور نے سب کو خوب ہنسایا اور خود بھی ہنستے رہے۔

حضور کو انسانی استعدادوں اور صلاحیتوں کی ہر عمر میں بحالی اور نشو ونما کا خیال رہتا تھا۔

کالج کے شاندار نتائج

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب کالج کے پرنسپل ہوا کرتے تھے تو آپ طلباء کی تربیت اور نگرانی کے علاوہ ان کیلئے بہت دعائیں کیا کرتے تھے چنانچہ ایک موقع پر فرمایا "ہمارے بچوں کا پہلا اور آخری حق یہ ہے کہ ہم دعاؤں کے ساتھ ان کی مدد کرتے رہیں"۔

(خطاب جلسہ تقسیم اسناد 1966ء)

چنانچہ حضور کے زمانے میں ٹی آئی کالج کے نتائج نہایت شاندار ہوا کرتے تھے جب اس عاجز نے ایف ایس سی کی تو 1962ء میں پانچ طلباء میڈیکل کالجوں میں داخل ہوئے جن میں اول نمبر پر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب تھے اور اس عاجز سمیت انجینئرنگ یونیورسٹی میں ٹی آئی کالج کے سات طلباء کو داخلہ ملا۔ یہ یقیناً حضور کی دعاؤں کا فیض تھا۔ 1960ء میں ڈاکٹر حمید احمد خان مرحوم نے ایف ایس سی میں لاہور بورڈ میں Top کیا تھا۔ غرضیکہ حضور کی دعاؤں کے طفیل کالج کے اکثر طلباء کو بہترین مستقبل نصیب ہوا۔

انتخاب خلافت ثالثہ اور

پہلا جلسہ سالانہ

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے انتخاب خلافت کے وقت بھی یہ عاجز ربوہ پہنچ گیا تھا اور پہلی بیعت عام میں شمولیت کی توفیق ملی تھی (اور جب حضور کا وصال ہوا تو اس وقت بھی خاکسار اسلام آباد میں موجود تھا)

دراصل حضرت مصلح موعود خلیفہ ثانی کی آخری بیماری کے دوران مرکز سے ہر سوموار اور جمعرات کو نفلی روزہ رکھنے کی تحریک ہوئی تھی اس وقت یہ عاجز ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں فائنل ائیر کا طالب علم تھا اور ہم باقاعدہ ہوسٹل میں نفلی روزے رکھ رہے تھے۔ 8 نومبر 1965ء کو علی الصبح محترم ملک لال خان صاحب نے خاکسار کے کمرے کے باہر دروازے پر دستک دی اور روتے ہوئے بتایا کہ حضرت مصلح موعود کا رات کو وصال ہو گیا

ہے۔ ہم یونیورسٹی کے احمدی طلباء بسوں میں بیٹھ کر دوپہر سے پہلے پہلے ربوہ پہنچ گئے اور حضرت مصلح موعود کا آخری دیدار کیا۔ عشاء کے بعد بیت مبارک میں انتخاب خلافت کی کارروائی ہوئی اور اعلان ہوا کہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کا "خلیفۃ المسیح الثالث" کے طور پر انتخاب ہوا ہے اور اعلان کے ساتھ ہی ہم سب تقریباً دوڑ کر بیت مبارک ربوہ کے صحن میں پہنچے اور پہلی بیعت عام میں شامل ہوئے۔ نہایت رقت کے ساتھ حضور بیعت کے الفاظ اپنے مبارک لبوں سے نکال رہے تھے اور ہم سب ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر یہ الفاظ دستور کے مطابق دہرا رہے تھے۔ اگلے روز حضرت مصلح موعود کے جنازے کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو پیدل چلتے دیکھا حضور کی آنکھیں غم سے سرخ تھیں اور یوں لگ رہا تھا کہ ایک عظیم بوجھ آپ پر آن پڑا ہے۔ حضور کی اقتداء میں حضرت مصلح موعود کا جنازہ پڑھا گیا۔ اس سے قبل حضور نے جماعت سے ایک عہد لیا۔

1965ء کا جلسہ سالانہ 19،20،21 دسمبر کو منعقد ہوا۔ اس عاجز نے بھی اس میں شمولیت کی تھی اور اپنے والد صاحب اور بھائیوں کے ساتھ حضور سے ضلع سرگودھا کے احباب کے ساتھ ملاقات کی تھی اس عاجز نے محسوس کیا کہ حضور کا چہرہ مبارک پہلے سے زیادہ روشن اور نورانی ہو گیا ہے۔

اس جلسہ پر حضور نے حضرت مصلح موعود خلیفہ ثانی پر حضرت مسیح موعود کی عظیم الشان "پیشگوئی مصلح موعود" چسپاں ہونے اور حضرت مصلح موعود کے عظیم الشان کارناموں کا بڑے ہی خاص انداز میں ذکر فرمایا تھا اور اس خطاب کے آخر میں اشارتاً اپنے بارے میں ذکر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود کے چوتھے مبشر فرزند صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر جس نعم البدل کا الہام ہوا تھا وہ الہام ایک رنگ میں حضور کی ذات پر پورا ہو گیا ہے۔

راہنمائی اور دعائیں

1966ء کے شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے لاہور کا دورہ فرمایا۔ ہم ابھی انجینئرنگ یونیورسٹی میں ہی تھے کہ کوٹھی "پام ویو" میں حضور کے ساتھ اس عاجز کی بھی ملاقات ہوئی۔ اس وقت محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ساتھ کھڑے تھے۔ خاکسار نے اپنا تعارف کروایا اور عرض کیا کہ زبان میں لکنت ہے اور دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا۔ تقریریں کیا کریں اور ساتھ کھڑے ہوئے قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور محترم شیخ ریاض محمود صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان سے تقریریں کروایا کریں"۔ (اس وقت پورے لاہور کی ایک ہی قائد مجلس ہوا کرتے تھے) اس عاجز کا قوی خیال ہے کہ ایف ایس سی میں اچھی فرسٹ ڈویژن لینا اور انجینئرنگ یونیورسٹی میں (سول انجینئرنگ میں) داخلہ ملنا حضرت مصلح موعود اور حضور کی دعاؤں کا نتیجہ تھا اور 1966ء میں بی ایس سی (سول) انجینئرنگ پاس کر لینا حضور کی دعاؤں کا فیض تھا۔

ان دنوں 1965ء کی ہندوستان کے ساتھ جنگ کی وجہ سے سروس ملنے میں دشواری تھی۔ گورنمنٹ سروس میں عارضی تقرری پر پابندی تھی۔ اس لئے بڑی مشکل سے 2 جنوری 1967ء کو پہلی سروس ملی (یکم جنوری کو اتوار تھا) 11،12،13 جنوری 1967ء (1966ء کا) جلسہ سالانہ ربوہ منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے خاکسار کی اپنے والد صاحب اور دو بڑے بھائیوں کے ساتھ ضلع سرگودھا کی طرف سے ملاقات ہوئی (حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا حضور کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے) خاکسار نے بتایا کہ گزشتہ سال بی ایس سی (انجینئرنگ) کی ہے حضور نے فرمایا "ماشاء اللہ، الحمد للہ" عرض کیا کہ سروس ملی ہے لیکن خاکسار مطمئن نہیں ہے اور دعا کی درخواست کی۔ فرمایا "اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ میں دعا کروں گا"۔ خدا کی عجیب شان ہے کہ لاہور واپسی پر ایک غیر ملکی فرم میں معجزانہ طور پر سروس مل گئی اور وہاں تنخواہ بھی پہلی فرم کی تنخواہ سے دوگنا مقرر ہوئی یعنی 350 روپے سے 700 روپے ماہانہ (اس وقت گورنمنٹ میں نئے انجینئر کو 350 روپے تنخواہ ملتی تھی) یہ فرم یوگوسلاویہ کی تھی اور واپڈا سکارپ کے ایک شعبے میں کام کر رہی تھی۔ اس فرم میں خاکسار نے آٹھ سال تک کام کیا اور پاکستانیوں کے لئے جو آخری حتمی پے سکیل تھا وہاں تک سات آٹھ سالوں میں پہنچ گیا۔ جگہ جگہ ٹرانسفر ہوتے رہے کئی بار تنگ آ کر حضور کو لکھا کہ چاہتا ہوں کہ یہاں سے استعفیٰ دے کر کوئی بہتر نوکری تلاش کروں۔ ہمیشہ خط کا اس طرح جواب آتا کہ "اسی نوکری پر رہیں لگا ہوا روزگار چھوڑنا کفران نعمت ہے"۔

ایک مرتبہ 1968ء میں اریگیشن ریسرچ میں بہت اچھا انٹرویو دے کر ربوہ ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور صورت حال عرض کی فرمایا "ALL THAT GLITTERS IS NOT GOLD" ہر وہ چیز جو اچھی نظر آتی ہے ضروری نہیں وہ اچھی ہو اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام والی دعا کیا کرو۔

رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر (القصص:25)

ایک مرتبہ 1967ء میں حضور ہی کی دعا سے بنکاک میں ایم ایس سی (STRUCTURAL) انجینئرنگ کے لئے وظیفہ مل گیا۔ پاسپورٹ بھی بن گیا۔ خاکسار کی والدہ خاکسار کے جانے میں راضی نہیں تھیں۔ حضور کو خط کے ذریعے صورت حال لکھی اور مشورے اور دعا کی درخواست کی۔ جواب آیا۔ نہ جائیں انشراح صدر نہیں ہوا۔ چنانچہ عاجز نے بنکاک جانے کا پروگرام منسوخ کر دیا۔

سکارپ کی کئی سکیموں پر کام کر کے اور کئی مقامات پر رہ کر 1974ء میں خاکسار لاہور پہنچا۔ اس وقت غیر ملکی فرموں کو پاکستان میں مزید کام ملنے کی امید نہ تھی۔ خاکسار نے ایک دو جگہ درخواست دی۔ ایک واپڈا Consultant فرم سے آفر آئی خاکسار نے مشورہ کے لئے حضور کو لکھا پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے (چٹھی نمبر 13151 تاریخ 10/x/74) جواب ملا جس میں لکھا تھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ انجینئرز انٹرنیشنل (CONSULTANT TO WAPDA) والی سروس دعا کے ساتھ JOIN کر لیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اللہ تعالیٰ اپنے بیش بہا فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

خاکسار نے ایک ہفتہ کے نوٹس پر انرگوانوسٹ سے استعفیٰ دیا اور نئی سروس شروع کر لی۔ اس کے تقریباً سوا دو سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہی دعا سے NESPAK میں بطور سینئر انجینئر 1977ء مارچ میں نوکری ملی اور ترقی کرتے کرتے 1999ء میں جنرل منیجر کے عہدے تک پہنچا۔ یہ تعلیم اور سارا عرصہ ملازمت بعض اوقات انتہائی مخالفانہ ماحول میں رہ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل ہے اور خدا کے فضل سے اس سارے عرصہ میں کبھی ایک دن کے لئے بھی یہ عاجز بے روزگار نہیں رہا۔ بیرون پاکستان بھی حضور کی دعاؤں سے NESPAK کے پراجیکٹ بطور انچارج کروانے کا موقع ملا اور اس دوران وزارت پانی بجلی اسلام آباد میں بھی DEPUTATION پر دو اڑھائی سال تک اوورسیز پراجیکٹس کوارڈی نیشن سیل میں بطور انچارج کام کرنے کا موقع ملا۔ یہ سب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دعاؤں کے طفیل ہوا۔

(جو چند سال ریٹائرمنٹ میں رہ گئے ہیں خدا کرے وہ بھی بخیریت گزر جائیں اور اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے انجام بخیر کرے۔ آمین) غرض اس عاجز کی تعلیم اور کیریئر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی راہنمائی اور دعاؤں کا بہت دخل ہے اس لئے میں حضور کو ہی اپنا راہبر سمجھتا ہوں اور یہی حقیقت ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جزائے خیر دے اور درجات بلند فرماتا رہے۔ آمین۔

فارغ التحصیل حفاظ کرام مدرسۃ الحفظ 2001-2002ء

امسال مدرسۃ الحفظ سے مکمل قرآن کریم حفظ کر کے جو طلباء فارغ ہوئے ان کو مورخہ 4 اپریل 2002ء کو مدرسۃ الحفظ میں ہونے والی تقریب میں اسناد دی گئیں۔ ان طلباء کی لسٹ پیش کی جارہی ہے۔

نمبر شمار	نام	ولدیت	مقام
1	حافظ عبدالرحمٰن علی	مکرم اجمل جہانزیب صاحب	ربوہ
2	حافظ عطاء السبحان خالد	مکرم نصیر احمد شاد صاحب	ربوہ
3	حافظ ندیم احمد چیمہ	مکرم غلام قادر چیمہ صاحب	ربوہ
4	حافظ شکیل احمد تابش	مکرم رشید احمد چدھڑ صاحب	ربوہ
5	حافظ عطاء الحلیم	مکرم محمد اشرف صاحب	ربوہ
6	حافظ سید طیب احمد	مکرم سید انور احمد صاحب	راولپنڈی
7	حافظ محمد آصف	مکرم انعام الٰہی صاحب	لاہور
8	حافظ اسامہ خرم	مکرم مجید الرحمٰن صاحب	لاہور
9	حافظ زبیر احمد	مکرم محمود احمد ونیس صاحب	ملتان
10	حافظ ناصر احمد عالم	مکرم مبارک احمد صاحب	میرابجز A-K
11	حافظ توصیف احمد	مکرم عبدالکریم خالد صاحب	لاہور
12	حافظ محمد تجمل شمس عظیم	مکرم محمد افضل زاہد صاحب	چک سکندر (گجرات)
13	حافظ ولید احمد بابر	مکرم عصمت محمود کھوکھر صاحب	گوجرانوالہ
14	حافظ وقاص محمود	مکرم محمود احمد اختر صاحب	ربوہ
15	حافظ سفیر احمد ورک	مکرم نصیر احمد ورک صاحب	ربوہ
16	حافظ محمد زبیر علوی	مکرم منیر احمد علوی صاحب	ربوہ
17	حافظ نوید احمد شریف	مکرم عبدالحمید صاحب	ربوہ
18	حافظ وقاص نعیم باجوہ	مکرم نعیم اللہ باجوہ صاحب	ربوہ
19	حافظ ملک بلال احمد مسعود	مکرم ملک رفیق احمد صاحب	ربوہ
20	حافظ محمد مبرور	مکرم محمد صدیق صاحب	گوجرانوالہ

(نظارت تعلیم)

ڈسٹ بن کے باہر اگر کوئی پولیتھین بیگ، کاغذ یا پھلوں کے چھلکے وغیرہ پڑے ہوں تو براہ مہربانی وہ ڈسٹ بن میں ڈال دیں۔ اس سے آپ کے ہاتھ تو وقتی طور پر گندے ہو جائیں گے لیکن آپ کا محلہ یا گلی صاف ہو جائے گی۔

لعل تاباں نمبر 47

مرتبہ: فخر الحق شمس

سورۃ فاتحہ کا دم

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے کچھ صحابہ سفر میں تھے۔ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اور ان کا مہمان بنا چاہا لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی (اس رات اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا)۔ وہ ان صحابہ کے پاس آئے اور پوچھا تم میں سے کوئی دم کرتا ہے؟ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا۔ ہاں میں کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ بیمار کے پاس آئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ اس پر وہ سردار اچھا ہو گیا اور خوش ہو کر بکریوں کا ایک چھوٹا سا ریوڑ ان کو بطور انعام دیا لیکن انہوں نے یہ ریوڑ قبول نہ کیا اور کہا جب تک کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھ نہ لوں یہ ریوڑ نہ لوں گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے پاس وہ آئے اور اس واقعہ کا ذکر کیا اور ساتھ ہی عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا۔ اس پر حضورؐ نے تبسم فرمایا اور پوچھا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ دم ہے۔ پھر فرمایا تم اس قبیلہ سے بکریاں لے لو اور میرا حصہ بھی ان بکریوں میں رکھو۔ مقصد یہ ہے کہ اس صورت حال میں جو انعام یا نذرانہ انہوں نے دیا ہے اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(مسلم کتاب السلام باب جواز اخذ الاجرة علی الرقیة)

50 سالہ عادت چھوڑ دی

مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی ابتدا سے حقہ کے عادی تھے مگر الفضل میں آپ کی نظر سے جب یہ بات گزری کہ حضرت مسیح موعود تمباکو نوشی کو ناپسند فرماتے تھے تو آپ نے قریباً پچاس سال کی اپنی عادت ہمیشہ کیلئے ترک کر دی۔ اور پھر حقہ کو کبھی چھوا تک نہیں۔ (تابعین رفقاء احمد جلد 10 ص 186)

اوصاف حمیدہ اور خصائل محمودہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب جو حضرت مصلح موعود کے بچپن کے استاد تھے اور علاوہ مدرسہ کے آپ کو گھر پر بھی پڑھاتے تھے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"1899ء میں مدرسہ تعلیم الاسلام کا چارج لینے کے بعد جلد ہی حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے ماتحت حضرت مصلح موعود نے اس وقت جب کہ آپ کی عمر 10 سال کی تھی بندہ کے پاس انگریزی پڑھنی شروع کی۔ اور یہ خدمت بندہ حضرت مسیح موعود کی زندگی کے آخری دس سال میں برابر ادا کرتا رہا۔ اور حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شش سالہ دور خلافت میں جاری رہا...... گویا حضور کا سارا بڑھنا اور پھولنا اور بابرگ و بار ہونا میری آنکھوں کے سامنے ہوا۔ آپ ایک نازک پتیوں والے چھوٹے پودے کی طرح تھے جب کہ میں نے پہلی دفعہ حضور کو دیکھا اور یہ پودا میرے دیکھتے دیکھتے جلد جلد بڑھا اور پھول پھل لایا اور وہ حیرت انگیز ترقی کی جس کو دیکھ کر آنکھیں چندھیا جاتیں اور عقل دنگ ہو جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے پاک کلام میں آپ کی نسبت پہلے سے خبر دی گئی تھی اس کو میں نے اپنی آنکھوں سے لفظ بلفظ پورا ہوتے دیکھ لیا۔

میں نے بچپن سے ہی حضور میں سوائے اوصاف حمیدہ اور خصائل محمودہ کے کچھ نہیں دیکھا۔ ابتداء میں ہی آپ میں نیکی کے انوار اور تقویٰ کے آثار پائے جاتے تھے جو آپ کی عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ اور زیادہ نمایاں ہوتے گئے۔

(سوانح فضل عمر جلد اول ص 113)

حوصلہ

اکبر خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ بیت مبارک کی اوپر کی چھت پر سے حضرت مسیح موعود کے مکان پر جانے کیلئے ایک راستہ ہوتا تھا۔ اور نیچے اترنے کیلئے ایک دیار کی سیڑھی لگی ہوئی تھی۔

ایک دفعہ میں لالٹین اٹھا کر حضرت اقدس کو راستہ دکھانے لگا اتفاق سے لالٹین ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ لکڑی پر تیل پڑا اور اوپر سے نیچے تک آگ لگ گئی میں بہت پریشان ہوا۔ بعض لوگ بھی کچھ بولنے لگے لیکن حضرت اقدس نے فرمایا: خیر! ایسے واقعات ہو ہی جاتے ہیں مکان بچ گیا۔"

(سیرت حضرت مسیح موعود از یعقوب علی صاحب عرفانی ص 104)

اس وقت یہی مہمان خانہ تھا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:۔

جب میں پہلی دفعہ قادیان آیا۔ اس وقت میں اس کمرے میں ٹھہرایا گیا جسے گول کمرہ کہتے ہیں۔ اس کے آگے وہ تین دیواری نہ تھی جو اب ہے۔ اس وقت یہی مہمان خانہ تھا۔ اور حضرت مسیح موعود یہیں بیٹھ کر مہمانوں سے ملتے تھے۔ یا اس کے دروازے پر میدان میں چارپائیوں پر بیٹھا کرتے تھے۔ اس کے بعد بھی دو تین سال تک وہی مہمان خانہ رہا۔ اس کے بعد شہر کی فصیل جب فروخت ہوئی۔ تو اس کو صاف کر کے اس پر مکانات بننے کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور وہ جگہ بنائی گئی جہاں حضرت خلیفہ اول کا مطب اور موٹر خانہ ہے اور اس کے بعد وہ مکان بنایا گیا جہاں اب مہمان خانہ ہے۔ پہلے اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رہا کرتے تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے دوسری طرف مکان بنا لئے تو یہ مکان مہمانوں کے استعمال میں آنے لگا۔ اس مہمان خانہ میں بھی میں مقیم ہوتا رہا۔ پھر جب مولوی محمد علی صاحب کے واسطے بیت مبارک کے متصل اپنے مکان کی تیسری منزل پر حضرت مسیح موعود نے کمرہ بنوایا۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے مجھے اس کمرے میں ٹھہرایا جو بیت مبارک اور حضور کے قیام گاہ کے درمیان شمالی جانب ہے۔ اور جس میں سے بیت مبارک کی طرف ایک کھڑکی کھلتی ہے۔ یہی بیت الفکر ہے۔ اس وقت میں بی۔ اے کے امتحان کی تیاری کے واسطے چند روز کی رخصت لے کر قادیان آیا ہوا تھا۔ (ذکر حبیب ص 8)

محبت سے پُر دلوں کو لے کر اٹھو

بنگالی احمدیوں نے بنگلہ زبان میں "احمدی" کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس پرچہ کے نئے سال کے پہلے نمبر کے لئے "جماعت احمدیہ بنگال کے نام ایک پیغام" ارسال کیا۔ جس میں تحریر فرمایا کہ:

"سنو اے فرزندان بنگال! خدا تعالیٰ کا مسیح مغرب ہند میں نازل ہوا اور وہ شوق محبت سے آپ لوگوں کی طرف جو مشرق ہند کے بسنے والے ہیں بڑھا اور اس نے زندگی کا پانی چھڑک کر آپ لوگوں میں سے بعض کو زندہ کیا اور عرفان کی روشنی ڈال کر بعض سوتوں کو جگا یا۔ اب پنجاب بنگال سے ملنے کیلئے بے تاب ہے۔ مگر اس کے راستے میں سد سکندری حائل ہے۔ ہاں کفر کی دیوار اس کے اور بنگال کے درمیان کھڑی ہے وہ دیوار جسے پٹھانوں اور مغلوں کی چھ سو سالہ حکومت بھی توڑ نہیں سکی۔ (دین حق) نے اپنی نشوونما کے لئے پنجاب اور بنگال کو چنا تھا۔ اسی طرح احمدیت نے بھی پنجاب اور بنگال کو چنا ہے مگر درمیانی علاقے خالی ہیں بادشاہتیں اس دیوار کو توڑ نہیں سکیں۔ لیکن دو محبت کرنے والے دل اس روک کو اٹھانے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ اٹھو اے بھائیو! محبت سے پُر دلوں کو لے کر اٹھو۔ بادلوں کی طرح اٹھو جو سب ملک کو ایک آن میں سیراب کر جاتے ہیں۔ آندھیوں کی طرح اٹھو جو سب خس و خاشاک کو ایک منٹ میں اڑا دیتی ہیں۔ سیلاب کی طرح اٹھو جو مکانوں، قصبوں اور شہروں کو اپنے آگے بہا کر لے جاتا ہے۔ ہاں۔ ہاں۔ سورج کی طرح بلند ہو جس کی روشنی تمام تاریکیوں کو مٹا دیتی ہے اور خدا تعالیٰ کے پیغام کو اپنے ملک میں پھیلاتے ہوئے دریائے گنگا کے کنارے کنارے اس علاقہ کی طرف آ جاؤ۔ جہاں سے کہ آپ لوگوں کے آباء نے مشرق کا رخ کیا تھا۔"

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص 557)

اپنے وطن کی سیر — محمد مقصود احمد منیب صاحب

ایبٹ آباد پاکستان کا خوبصورت شہر اور سیر گاہ

ابھی تک ہے نظر میں وہ شہر سبزہ و گل
جہاں گھٹائیں سر رہگذار جھومتی ہیں
جہاں ستارے اترتے ہیں جگنوؤں کی طرح
جہاں پہاڑوں کی قوسیں فلک کو چومتی ہیں
تمام رات جہاں چاندنی کی خوشبوئیں
چنار و سرو کی پرچھائیوں میں گھومتی ہیں۔
میں لوٹ کے آیا ہوں اس شہر سبزہ و گل سے
مگر حیات انہی ساعتوں پر مرتی ہے
(احمد فراز)

پاکستان کی مشہور سیرگاہ خوبصورت تفریحی مقام۔ اہم فوجی تربیت گاہ' پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے 126 کلو میٹر دور ہزارہ ڈویژن میں شاہراہ ریشم پر ایک چھوٹی سی حسین وادی ایک خوبصورت شہر کی صورت میں سجی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

یہ ایبٹ آباد ہے۔ سطح سمندر سے 4200 فٹ بلند جدید طرز کے شہر ایبٹ آباد کا کل رقبہ 12 مربع میل ہے اور آبادی تقریباً ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔

1847ء میں میجر جیمز ایبٹ نے اس شہر کی بنیاد رکھی جن کو سکھوں کے ہزارہ کے اقتدار کے خاتمے کے بعد پہلے ڈپٹی کمشنر کے طور پر متعین کیا گیا۔ اس شہر کو شملہ اور مری کے ساتھ ساتھ ایک ہل سٹیشن اور فوجی چھاؤنی کے طور پر منظم اور نہایت ہی خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا۔

انگریزی طرز کے باغات اور گوتھک (Gothic) طرز تعمیر پر بنے ہوئے گرجے اور رہائشی مکانات آج بھی اس دور کی ایک یادگار جھلک پیش کرتے ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد "پاکستان ملٹری اکیڈیمی" ایبٹ آباد میں قائم کی گئی۔ کاکول اکیڈیمی جو ایبٹ آباد سے شمال مشرق میں آٹھ کلو میٹر کے فاصلے پر موجود ہے پاکستان کی سب سے بڑی فوجی تربیت گاہ کے طور پر جانی جاتی ہے کاکول کی عقبی پہاڑیوں سے ہی فاسفیٹ دریافت ہوا ہے جس کے منصوبے پر حکومت پاکستان نے کام بھی شروع کروا دیا ہے۔

تعلیمی سہولیات مہیا کرنے کے لئے ایبٹ آباد میں طلباء کے لئے ایک مڈل سکول اور تین ہائی سکول ہیں۔ اور کالجوں میں پوسٹ گریجویٹ کالج کامرس کالج' ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ اور آرمی سیٹر برن ہال کالج شامل ہیں۔

طالبات کے لئے دو مڈل سکول اور تین ہائی سکول موجود ہیں۔

1979ء میں شہر سے چھ کلو میٹر دور منڈیاں کے مقام پر ایوب میڈیکل کالج تعمیر کیا گیا جس کے ساتھ ایک میڈیکل کمپلیکس زیر تعمیر ہے۔ ایوب میڈکل کالج سے آگے تین کلو میٹر کے فاصلے پر نہایت معیاری سکول "ایبٹ آباد پبلک سکول" بھی موجود ہے۔ ان درس گاہوں کے علاوہ شہر میں کئی ایک مذہبی درس گاہیں بھی قائم ہیں۔

شہر میں شاہراہ ریشم کے کنارے کنارے چھ سات کلو میٹر تک دونوں جانب مختلف سرکاری محکمہ جات کے دفاتر پرائیوٹ شفاخانے' سرکاری و نجی عمارتیں' رہائش گاہیں اور چھوٹے بڑے ہوٹل دکھائی دیتے ہیں۔ گذشتہ ایک دہائی میں آباد ہونے والا یہ علاقہ ایبٹ آباد کی نئی آبادی میں شمار ہوتا ہے۔

سیر کے لئے ایک تفریحی مقام لیڈی گارڈن بھی بنایا گیا ہے۔ جو شہر کے شمالی کنارے پر چھاؤنی کی حدود میں واقع ہے۔

شہر کے وسط میں تفریح کے لئے ایک جناح باغ موجود ہے۔ جس میں ایک طرف ٹاؤن ہال ہے' اور دوسری طرف ڈسٹرکٹ کونسل ہال کی عمارت ہے۔ جناح باغ اور اس کی ملحقہ عمارات سیاسی' ادبی' سماجی اور سرکاری اجتماعات کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ جناح باغ کے کنارے پر بلدیہ کا دفتر اور لائبریری بھی قائم ہے۔

شہر کے وسط میں ایک جامع مسجد المعروف بہ الیاسی مسجد کے علاوہ شہر کے مشرقی کنارے پر نسبتاً ایک پرسکون مقام پر البدر کے نام سے چند برس پہلے ایک مسجد تعمیر کی گئی ہے۔

الیاسی مسجد کے نیچے ایک تالاب ہے جس میں رنگ برنگی مچھلیاں تیرتی ہوئی ایک خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہیں۔

ایبٹ آباد کا مشہور پہاڑ کوہ سربن' ایبٹ آباد کے لئے نشان افتخار ہے۔ کوہ سربن پر کھڑے ہو کر ایبٹ آباد شہر کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔

شملہ ایبٹ آباد کی ایک دوسری مشہور سیرگاہ ہے قیام پاکستان سے قبل بھی یہاں پر عارضی طور پر انتظامی اور فوجی کیمپ لگائے جاتے تھے نیز تفریحی مقاصد بھی حاصل کئے جاتے تھے۔ چیڑ کے درختوں میں گھری ہوئی شملہ پہاڑی آج بھی مقامی لوگوں اور سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ بہت سے لوگ اپنی شامیں یہاں گذارتے ہیں۔

شملہ پہاڑی کے بالمقابل چند فرلانگ دور دوسری پہاڑی پر گورنر ہاؤس کی خوبصورت عمارت نظر آتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ سرکاری ریسٹ ہاؤس بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ پاکستان کے صوبہ سرحد کی اسمبلی کا اجلاس اس جگہ بلایا جاتا ہے۔

جماعتی اعتبار سے ایبٹ آباد ہمارے لئے اس طرح اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مشہور رفیق حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود نے مباحثہ مدّ میں اپنی طرف سے بھجوایا تھا اور جنہیں حضرت مسیح موعود نے اپنے عربی اشعار میں غضنفر یعنی شیر کے خطاب سے نوازا ہے۔ آپ ایبٹ آباد کی جامع مسجد کے امام بھی رہے ہیں۔ اور اس سے ملحقہ مدرسہ میں تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت نور احمد صاحب وکیل نے 1901ء میں دھرم کوٹ ضلع گورداسپور سے ایبٹ آباد میں رہائش اختیار کی۔ اور احمدیت کی بنیاد ایبٹ آباد میں رکھی۔ اور ابتدائی زمانہ میں آپ کے ہی گھر پر نماز باجماعت کی ادائیگی ہوتی رہی۔ بعد ازاں ٹیلر ماسٹر رحمت اللہ صاحب احمدی ہوئے اور اس طرح ایبٹ آباد میں احمدیت کا نفوذ بڑھنے لگا۔

ہجرت کر کے ایبٹ آباد میں آباد ہونے والے رفقاء میں ایک اور اہم نام حضرت مولوی عبدالحق صاحب کا ہے جو حضرت مولوی سعید عمر صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ محلہ کیال ایبٹ آباد میں جماعت نے رہائشی علاقے میں ایک جگہ خرید کر یہاں بیت بنائی تھی۔ جس میں سالہا سال نمازیں اور جمعہ ہوتے رہے۔ مربی ہاؤس کے طور پر شہر کے وسط میں ایک عمارت خریدی گئی لیکن 1974ء کے حالات میں محلہ کیل کی بیت کو بند کر دیا گیا۔

ایبٹ آباد کی اہمیت اس طرح بھی بڑھتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث یہاں پر تشریف لے جاتے رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو ایبٹ آباد سے ایک خاص لگاؤ تھا۔ اور آپ گرمیوں میں پارک ہاؤس ایبٹ آباد میں قیام فرما ہوتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

تبصرہ کتب

نماز اور اس کے آداب

نام کتاب: نماز اور اس کے آداب
مرتب: عبدالحمید غنی صاحب
تعداد صفحات: 95

اللہ تعالیٰ نے مقصد تخلیق جن و انس کو عبادت الٰہی بیان فرمایا اور پھر عبادت کی مختلف شکلوں میں سب سے اہم نماز ہے۔ جس کی ادائیگی کا بار بار حکم قرآن مجید میں آیا اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ نماز قائم کرو کیونکہ نماز بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آداب نماز سکھائے۔ امت پر آپؐ کا عظیم احسان ہے کہ نماز کی باریک سے باریک راہ کے بارہ میں بھی مکمل راہنمائی کر دی۔ کس طرح نماز پڑھی جائے' کب پڑھی جائے' کہاں پڑھی جائے۔ آپؐ نے نمازوں کے بارہ میں فرمایا کہ نماز مومن کی معراج ہے' نماز دین کا ستون ہے۔ اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

زیر تبصرہ کتاب "نماز اور اس کے آداب" میں مرتب نے نماز کی فرضیت' اہمیت فضائل' برکات' آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں بیان کی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نماز کے بارہ میں فرماتے ہیں "نماز انسان کا تعویذ ہے۔ پانچ وقت دعا کا موقع ملتا ہے۔ کوئی دعا تو سنی جائے گی۔ اس لئے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہئے اور مجھے یہی بہت عزیز ہے۔" پھر فرمایا "وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں" کشتی نوح میں فرماتے ہیں "جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ سادہ نماز کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ جاننا بھی ضروری ہے آپ فرماتے ہیں "صرف نماز پڑھنا کافی نہیں نماز ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور نماز کا ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہئے خواہ وہ بچہ ہو جوان ہو یا بوڑھا' مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کا ترجمہ جانتا ہو اور اس حد تک یہ ترجمہ رواں ہو کہ جب وہ نماز پڑھے تو سمجھ کر نماز پڑھے۔"
(خطبہ جمعہ 24 نومبر 1989ء)

"نماز اور اس کے آداب" میں نماز کی شرائط' وضو' قبلہ' طریق وضو' نواقض وضو' غسل' تیمم اور طریق نماز کے موضوعات کو بھی مختصر بیان کیا گیا ہے اور پھر نماز کی تمام حرکات و سکنات کے طریق بتائے گئے ہیں۔ نماز کا ترجمہ بھی کتاب میں شامل ہے۔ نماز جمعہ' نماز عیدین' تہجد' خطبہ نکاح' تراویح' ندائے صلوٰۃ' اقامت غرض نماز کے متعلق جملہ امور کا مختصر احاطہ کیا گیا ہے۔ ان تمام امور کی وضاحت فقہ احمدیہ اور جماعتی لٹریچر کی روشنی میں کی گئی ہے۔ نماز اور اس کے آداب اور مختصر مسائل کے لئے یہ کتاب مفید ثابت ہوگی۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

کم لوگ

حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب کے متعلق حضرت ملک غلام فرید صاحب گواہی دیتے ہیں۔

میں اپنے کئی سالوں کے مشاہدہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ حضرت منشی صاحب تہجد کی نماز ایسی ہی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے جیسی دوسری پانچ نمازیں' موسم کی کوئی حالت' ان کی بیماری کوئی چیز ان کی تہجد کی نماز میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی تھی ایسے بہت ہی کم لوگ ہوں گے جنہوں نے سالہا سال تک بغیر کسی ناغہ کے نماز تہجد پڑھی ہو۔ حضرت منشی صاحب ان چند لوگوں میں سے تھے۔
(رفقاء احمد جلد اول ص 201)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

واقفین نو بچے، سیکرٹریان اور والدین متوجہ ہوں

وکالت وقف نو کے زیر انتظام، موسم گرما کی رخصتوں کے دوران، واقفین نو بچوں اور بچیوں کو ابتدائی عربی بول چال سکھانے کیلئے 10 جون 2002ء سے کلاسوں کا آغاز ہوگا۔

شرکت کے خواہش مند بچے/بچیاں اور دیگر خواتین و حضرات سے گزارش ہے کہ مورخہ 9 جون 2002ء صبح 9-30 بجے وکالت وقف نو بیت الاظہار میں تشریف لے آئیں۔ کلاس مورخہ 10 جون سے 10 ستمبر تک جاری رہے گی۔

(وکالت وقف نو)

اجلاس احمدی حافظات

مورخہ 9 جون 2002ء بوقت 10 بجے صبح سابق حافظات عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ کا ماہانہ اجلاس ہوگا۔ تمام حافظات وقت مقررہ پر حاضر ہوں اور اس اجلاس کے پروگرام سے فائدہ اٹھائیں۔ خیال رہے کہ اجلاس اسی جگہ ہوگا جہاں پہلے ہوتا رہا ہے۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم وسیم اعجاز صاحب ڈار آف مغل پورہ لاہور کو 26 مئی 2002ء دو بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام احمد ولید ڈار تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم اعجاز احمد ڈار صاحب کا پوتا اور مکرم ماسٹر برکت علی صاحب ریٹائرڈ ٹیچر محلہ دارالنصر غربی کا نواسہ ہے احباب جماعت سے نومولود کی صحت والی درازی عمر۔ سعادت مند۔ نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بننے کی عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھائی مکرم محمد نور احمد باجوہ صاحب ابن مکرم ریاض احمد باجوہ صاحب میرپور خاص سندھ کا نکاح مورخہ 3 مئی 2002ء کو مکرمہ منورہ ندرت صاحبہ بنت مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب گوندل مقیم گوٹھ سلطان احمد ٹنڈو والہ یار حیدرآباد کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم عبداللطیف صاحب میرپور خاص سندھ نے پڑھا۔ تمام احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث رحمت و برکت بنائے اور ہر دم اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

درخواست دعا

مکرم محمد نصراللہ جوئیہ صاحب ایم۔اے جوئیہ گوٹھ احمدیہ ضلع خوشاب لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم مکرم ملک محمد جہانگیر جوئیہ صاحب آف خوشاب (سابق امیر ضلع) حال مقیم سڈنی آسٹریلیا ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت و تندرستی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم محمد صادق صاحب گفٹ سنٹر گولبازار ربوہ حال سڈنی آسٹریلیا بلڈ پریشر، شوگر اور دیگر عوارض کی وجہ سے علیل ہیں او ہسپتال میں زیر علاج ہیں، گو پہلے سے افاقہ ہے لیکن کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفایابی عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرمہ منصورہ عامر صاحبہ و مکرم عامر منیر صاحب آف وہاڑی کو مورخہ 28 مئی 2002ء بروز منگل بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حاشر منیر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ظفراللہ صاحب کارکن دفتر تشخیص جائیداد صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ اور مکرم چوہدری منیر احمد صاحب آف وہاڑی کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نومولود کو باعمر۔ نیک بخت اور خادم دین بنائے۔

شعبہ امداد طلباء میں عطیہ دینے کا نادر موقع

شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری، سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں، کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔ چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بگاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقم بھجوائی جاسکتی ہے۔

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

الماتی کانفرنس کا اعلامیہ الماتی کانفرنس کے اعلامیہ میں ایشیا میں امن و سلامتی یقینی بنانے کی کوششوں پر اتفاق کیا گیا ہے سی آئی بی اے (سیکا) تنظیم کا اجلاس ہر چار سال بعد بلایا جائے گا۔ ضرورت پڑنے پر خصوصی اجلاس طلب کئے جائیں گے۔ وزراء خارجہ کی سطح کا اجلاس ہر دو سال بعد منعقد کیا جائے گا۔ ممبر ممالک کے درمیان تعاون اور مذاکرات کی راہ ہموار کی جائے گی۔ دہشت گردی کے خلاف مشترکہ کوششوں پر اتفاق کیا گیا۔ علیحدگی پسندی امن و سلامتی کے لئے سب سے بڑا خطرہ اور چیلنج ہے۔ کوئی بھی رکن ملک کسی رکن ملک میں علیحدگی پسندوں کی جاری تحریک کی مدد نہیں کرے گا۔ کانفرنس میں جغرافیائی سرحدوں کے احترام۔ ہتھیاروں میں کمی اور ثقافتی شعبوں میں تعاون پر بھی غور ہوا۔

تصادم سے گریز کریں سولہ ایشیائی ملکوں کی سلامتی سے متعلق پہلی سربراہ کانفرنس قازقستان کے دارالحکومت الماتے میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے روس کے صدر پیوٹن نے کہا کہ پاک بھارت کشیدگی سے خطے کا استحکام خطرے میں پڑ گیا ہے۔ دونوں ممالک تصادم سے گریز کریں۔ صدر مشرف اور وزیراعظم واجپائی کی تقاریر سے محسوس ہوا کہ پاکستان اور بھارت بامقصد مذاکرات کے خواہشمند ہیں۔ دونوں کو امریکہ اور روس کی طرح ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ علاقے میں کشیدگی کے خاتمے کیلئے ثالثی کرانے پر تیار ہیں۔ چین کے صدر ژیمن نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایشیا عالمی اقتصادیات کے حوالے سے بہت اہم ہے۔ پاک بھارت اختلافات کا حل نکالا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ایشیائی ممالک اپنے مسائل خود حل کرلیں تو کسی اور پر انحصار کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ پاک بھارت ممکنہ جنگ پوری دنیا کے مفاد میں نہیں۔ دونوں ممالک کے لئے ضروری ہے کہ جنگ سے گریز کریں۔

مشرف کے خطاب پر بھارتی ردعمل بھارت نے الماتے کانفرنس میں صدر جنرل پرویز مشرف کے خطاب پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی تقریر غیر لچکدار ہے۔ اس سے کشیدگی بڑھے گی۔ بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے صحافیوں کے سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ جب تک سرحد پار سے مقبوضہ کشمیر میں دخل اندازی بند نہیں ہوگی۔ پاکستان کے ساتھ مذاکرات نہیں ہوسکتے۔ واشنگٹن میں بھارتی سفیر نے کہا کہ پاکستان 15 سال سے سرحد پار دہشت گردی میں ملوث ہے۔ امریکہ دہشت گردی کے خلاف "نظریہ بش" پاکستان پر استعمال کرے۔

مذاکرات پر تیار ہیں۔ واجپائی بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ بھارت کشمیر سمیت تمام معاملات پر مذاکرات کیلئے تیار ہے لیکن سرحد پار دہشت گردی روکی جائے۔ سربراہی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے واجپائی نے کہا کہ پاکستان اگر اپنی سرزمین دہشت گردی کیلئے استعمال نہ ہونے دے تو دہشت گردی رک سکتی ہے مذہبی انتہا پسندی کے باعث تنازعات کا حل مذاکرات کے ذریعے مشکل ہوگیا ہے۔ صدر مشرف نے حالیہ دنوں میں جو یقین دہانیاں کرائی ہیں انہیں پورا کئے بغیر مذاکرات کیسے ہوسکتے ہیں پاکستان جنوبی ایشیا میں [illegible] کی بات کرتا ہے مگر بھارت میں دہشت گردی [illegible] ہے پڑوسی ملک کو اسے روکنا چاہئے۔

پاکستان سے بھی "القاعدہ" ختم کرینگے۔ افغانستان کیلئے امریکہ کے خصوصی ایلچی نے کہا ہے کہ جس طرح افغانستان سے القاعدہ نیٹ ورک کا خاتمہ ضروری تھا اسی طرح پاکستان سے بھی القاعدہ نیٹ ورک کا خاتمہ بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی صدر یہی چاہتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ امریکہ ایسا کر گزرے گا۔ پاکستان کو القاعدہ کی پناہ گاہ نہیں بننے دیا جائے گا۔ وزیرستان سے بھی القاعدہ نیٹ ورک ختم کرائیں گے۔ یہ افغانستان کیلئے خطرہ ہے۔

ایران کی طرف سے ثالثی کی پیشکش ایران نے حالیہ پاک بھارت کشیدگی ختم کرانے کیلئے ثالثی کی پیشکش کی ہے ایرانی وزیر خارجہ کمال خرازی نے ٹیلیفون پر وزیر خارجہ عبدالستار سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ملکوں کا رویہ جلتی پر تیل چھڑکنے کے مترادف ہے۔ ہمیں پاکستان کی سلامتی اور استحکام عزیز ہے۔

امریکی منصوبہ امریکہ نے سرحد پار مداخلت کے بھارتی الزامات کی تحقیق کیلئے منصوبہ تیار کرلیا ہے۔ منصوبے پر عمل درآمد سے پہلے اس کے بارے میں پاکستان و بھارت کے رہنماؤں سے بات کی جائے گی۔ امریکی عہدیدار نے کہا کہ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ سرحد پر مداخلت بند کرنے کے وعدے پر عمل ہوا ہے یا نہیں۔

دہشت گردوں کا نیٹ ورک متحرک امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے امریکی ایجنسیوں اور ایف بی آئی پر زور دیا ہے کہ دہشت گردوں کا سراغ لگانے اور پکڑنے کی کوششوں کو موثر بنائیں۔

دورہ نمائندہ الفضل

روزنامہ الفضل نے مکرم احمد حسیب صاحب کو بطور نمائندہ الفضل ضلع وہاڑی کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھیجا ہے۔

(i) توسیع اشاعت

(ii) وصولی الفضل و بقایاجات

(iii) ترغیب برائے اشتہارات

احباب کرام سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینیجر الفضل)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	6-جون	زوال آفتاب	1-07
جمعرات	6-جون	غروب آفتاب	8-14
جمعہ	7-جون	طلوع فجر	4-21
جمعہ	7-جون	طلوع آفتاب	6-00

کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر شدید جھڑپیں

بھارتی فوج نے تتہ پانی پر میزائل داغ دیئے اور گولہ باری کی۔ جس سے پورا علاقہ لرز اٹھا کئی مکانات بری طرح متاثر اور مویشی ہلاک وزخمی ہو گئے۔ گوئی میں جامع مسجد اور پی سی او کو نشانہ بنایا گیا۔ کئی گولے ملحقہ دیہات لڑمی سیداں، پرل سنگوار، بندھور شریف، کھنڈیل پر بھی گرے۔

ایٹمی جنگ میں امریکہ بالکل بے بس ہوگا

دو تہائی بھارت پاکستان کے ایٹمی اسلحہ کی رینج میں ہے۔ نیوکلیئر فیلڈ میں پاکستان کو بھارت کے مقابلہ میں بہتر ٹیکنالوجی کی برتری حاصل ہے۔ پاکستان کے ایف 16 طیاروں سے ایٹمی ہتھیار ''فری فال'' کی پوزیشن میں گرائے جا سکتے ہیں یہ انکشاف بین الاقوامی میڈیا رپورٹس میں کیا گیا ہے۔ جو انٹرنیٹ پر دستیاب ہیں۔ ان رپورٹس کے مطابق ایٹمی جنگ کی صورت میں اب ماضی کے مقابلہ میں چار گنا زیادہ نقصان کا خطرہ ہے۔ ایٹمی جنگ ہوئی تو امریکہ بالکل بے بس ہوگا۔ امریکی اور

برطانوی ذرائع کے مطابق برصغیر کے روایتی حریفوں کے درمیان ایٹمی جنگ چند منٹوں کے اندر ہولناک تباہی پھیلا دے گی۔ ایک کروڑ 20 لاکھ افراد صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ امریکہ اس تباہی میں کچھ نہیں کر سکے گا۔

پوٹن نے مشرف اور واجپائی کو ماسکو بلا لیا

روس کے صدر پوٹن نے مشرف اور واجپائی کو مذاکرات کیلئے ماسکو بلا لیا۔ صدر مشرف نے پوٹن کے ساتھ ملاقات کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پوٹن نے مجھے ماسکو آنے کی دعوت دی ہے۔ اور میں نے یہ دعوت قبول کر لی ہے۔

وہاڑی آئل ڈپو میں آتشزدگی

وہاڑی شہر کے وسط میں واقع ایک آئل ڈپو میں اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ لاکھوں روپے مالیت کے 5 آئل ٹینکر، ڈیزل اور پٹرول جل گئے۔ تین افراد زخمی ہو گئے۔

پاکستانی کرکٹ ٹیم کا آسٹریلیا کا دورہ

آسٹریلیا کے ساتھ تین ایک روزہ میچوں کی سیریز کھیلنے کیلئے پاکستان کی کرکٹ ٹیم آسٹریلیا روانہ ہو گئی۔ سیریز میں دو انڈور میچز ہونگے جو ملبورن میں 12 اور 15 جون کو کھیلے جائیں گے جبکہ ایک میچ برزبن میں 19 جون کو کھیلا جائے گا۔ پاکستانی ٹیم 13 اراکین پر مشتمل ہے جس میں سعید انور اور وسیم اکرم بھی شامل ہیں۔ جبکہ عبدالرزاق اور ثقلین مشتاق شامل نہیں ہیں۔

بقیہ صفحہ 1

اس لئے کہ آپ ان باتوں کو اہم سمجھتے ہیں، اس لئے آپ براہ راست ان باتوں کو سن کر دیکھیں آپ کے اندر تبدیلیاں ہوں گی۔

ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے بڑی کثرت سے انگلستان میں ایسے خاندان تھے جو سمجھتے تھے کہ خطبہ ہم تک پہنچ ہی جاتا ہے، سن ہی لیتے ہیں کیا کہہ رہے ہیں، مربی صاحب اس کا خلاصہ پیش کر دیا کرتے ہیں، وہ سمجھتے تھے کہ یہی کافی ہے لیکن جب ان کے گھروں میں انٹینے لگے اور انہوں نے براہ راست سننا شروع کیا تو وہ بالکل بدل گئے، کثرت کے ساتھ ان لوگوں نے مجھے لکھا کہ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے اب ہم احمدی ہوئے ہیں، یہی امریکہ میں بسنے والے، کینیڈا میں بسنے والے اور دیگر ممالک میں بسنے والوں کا حال ہے، وہ اس سے پہلے کچھ اور سمجھا کرتے تھے، مگر جس طرح محنت کے ساتھ میں آپ کی تربیت کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن اور حدیث کے علوم آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات چن چن کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں یہ میرا ہی کام ہے مجھے ہی اللہ یہ توفیق بخش رہا ہے کیونکہ مجھے اس نے جماعت احمدیہ کا سربراہ بنایا ہے، اسی کا کام ہے، میں خود تو کچھ نہیں کر سکتا، وہی ہے جس نے میری آواز میں یہ برکت رکھ دی ہے کہ آپ سننا چاہتے ہیں اسے قبول کرتے ہیں پس یہ تجربہ بھی کریں۔

اگر آپ کے ہاں براہ راست خطابات سننے کا سلسلہ جاری ہو جائے اور جماعت احمدیہ اپنے انتظامات کے تحت جس طرح بعض دیگر جماعتوں نے کیا ہے گھر گھر کا جائزہ لے لیں اور دیکھیں ہر احمدی جوان مرد، بوڑھا، عورتیں اور بچے سب کے سب کم سے کم ہفتے میں ایک دفعہ ایم ٹی اے سے فائدہ اٹھائیں، سارا ہفتہ نہیں کہتا ایک دفعہ اٹھائیں گے تو سارے ہفتے کا چسکا خود بخود لگ جائے گا لیکن یہ بات مان لیں کہ ایک دفعہ خطبہ خود دیکھیں اور سنیں''

(الفضل انٹرنیشنل 30 اکتوبر 1998)

خبریں ورلڈ کپ فٹبال 2002ء
چین کوسٹاریکا سے ہار گیا، جاپان اور بیلجیم برابر

ورلڈ کپ فٹبال ٹورنامنٹ میں کوسٹاریکا نے چین کو صفر کے مقابلے میں دو گول سے ہرا دیا۔ کوانگ جو (جنوبی کوریا) میں کھیلے گئے میچ میں کوسٹاریکا کی جانب سے رونالڈ گومیز نے 61 ویں اور رائٹ نے 65 ویں منٹ میں ایک ایک گول کیا۔ سائی تاما (جاپان) میں کھیلے گئے دوسرے میچ میں جاپان اور بیلجیم کا مقابلہ دو دو گول سے برابر رہا۔ دونوں میچوں میں ہاف ٹائم تک کوئی ٹیم گول نہ کر سکی۔

ریوالڈو کے زخمی ہونے کا ڈرامہ

برازیل کے سٹار فٹ بالر ریوالڈو کو ترکی کے خلاف میچ میں زخمی ہونے کا ڈرامہ رچانے پر سخت پابندی اور جرمانے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ریوالڈو کے اس جھوٹ پر ترکی کے کھلاڑی حاقان انصل کو ریفری نے ریڈ کارڈ دکھا کر میچ سے باہر کر دیا۔ تاہم میچ کے بعد ریوالڈو نے اس بات کا اعتراف کیا کہ فٹبال ان کے چہرے کی بجائے ہاتھ اور ٹانگ پر لگا تھا۔

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
اسسٹنٹ: رانا ڈاکٹر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

OIL PAINTING PORTRAIT
فوٹو گراف دیں اور خوبصورت پورٹریٹ کینوس پینٹنگ میں محفوظ کروائیں
ARTIST: Abdul Salam Rizwan (BFA,From NCA)
Salam Studio of Art
Home:04524-211939(Mobile)0320-4840341

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون 212434 فیکس 213966

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837
رہائش 214321

مڈوے موٹرز
ہماری ورکشاپ میں ہر قسم کی گاڑیوں کی مرمت (ریپئرنگ) اوور ہالنگ۔ ویل الائنمنٹ ویل بیلنسنگ وڈنٹنگ۔ پینٹنگ آٹو الیکٹرک اور اے سی کا کام نہایت مناسب قیمت پر کیا جاتا ہے۔ نیز سپیئر پارٹس بھی دستیاب ہیں۔
گولڑہ روڈ بالمقابل سی ایم ٹی مین گیٹ اسلام آباد
فون 5476460

A Project of PITB and Ministry of Education Govt. OF Punjab
MCSE-OCP
and other Computer Courses
Computer Center Govt.Jamia Nusrat for Girls Rabwah Ph.214719
Computer Center Govt.T.I College for Boys Ph.213468

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6325511-6330334
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61